الفوز الکبیر

فی

اصول التفسیر

اردو

ں میں قرآن مجید کی تفسیر کے تمام بنیادی اصول پر مفصل اور بصیرت افروز بحث کی گئی ہے

تالیف

حجۃ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی

مترجم

مولوی رشید احمد صاحب انصاری مرحوم

ناشر

مکتبہ برہان اردو بازار جامع مسجد دہلی ۶

ذیقعدہ سنہ ۱۳۷۴ھ مطابق جولائی سنہ ۱۹۵۵ء

قیمت ...... ایک روپیہ .....

مطبوعہ الجمعیۃ پریس دہلی

مختلف ہوگئی ہیں۔ اور اس اختلاف کی مثال اس طبیب کے اختلاف علاج کے مانند ہے
جبکہ وہ دو مختلف الحال مریضوں کی تدبیر کرتا ہے، ان میں سے ایک کیلئے تو سرد دوائیں
اور غذائیں تجویز کرتا ہے۔ اور دوسرے کیواسطے گرم غذا اور دوا کا حکم دیتا ہے۔ طبیب کی
غرض دونوں جگہ متحد ہے یعنی طبیعت کی اصلاح و ازالہ مرض کے سوا اسکو اور کچھ منظور
نہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہر اقلیم میں وہاں کے باشندوں کے مناسب دوائیں اور
غذائیں الگ الگ تجویز کرتا اور ہر فصل و موسم میں اس کے مقتضا کے موافق تدبیر اختیار
کرتا ہے۔ اسیطرح جب حکیم حقیقی نے بیماران امراض نفسانی کا معالجہ کرنا چاہا انکی تقویت
طبع اور تقویت ملکہ اور ازالہ مفاسد اسکو منظور ہوا تو ان اقوام اور انکی عادت کے
اختلاف کے باعث اور ہر زمانہ کے مشہورات و مسلمات کیوجہ سے معالجہ مختلف ہوگیا۔
غرضکہ اگر تم اس امت میں یہود کا نمونہ دیکھنا چاہو تو ان علماء سو کو دیکھ لو جو دنیا کے
طالب اور اپنے اسلاف کی تقلید کے خوگر اور کتاب و سنت سے روگردانی کرنے والے
ہیں اور جو عالموں کے تعمق اور تشدد یا ان کے بے اصل استنباط کو سند ٹھیرا کر معصوم
شارع کے کلام سے بے پروا ہو گئے ہیں۔ اور موضوع حدیثوں اور فاسد تاویلوں
کو اپنا مقتدا بنا رکھا ہے۔
نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتے تھے ان کی گمراہی یہ تھی کہ انہوں
نے خدائے تبارک تعالیٰ کو تین ایسے حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا جو بعض وجوہ سے متغائر
اور بعض وجوہ سے متحد ہوں ان حصوں کو وہ اقانیم ثلثہ کہتے تھے یعنی ایک اقنوم
باپ جو ان کے نزدیک مبدأیت عالم کے ہم معنی تھا۔ اور ایک اقنوم بیٹا جو
یعنی صادر اول تھا جو ایک امر عام اور تمام موجودات میں شامل ہے۔ اور ایک
اقنوم روح القدس تھا جو عقول مجردہ کے ہم معنی۔ ان کا عقیدہ تھا کہ اقنوم ابن نے
حضرت مسیح کی روح کا لباس اختیار کر لیا تھا۔ یعنی جیسا کہ جبرئیل علیہ السلام آدمی کی